السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بالوں کے جوڑنے ، مصنوعی بالوں کا استعمال کرنا اور دھاگے کی بنی چوٹیاں جو عورتیں بالوں میں باندھتی ہیں زینت کیلئے اور تا کہ بال نہ بکھریں توان کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے ہم احادیث ذکر کرتے ہیں پھر انکی روشنی میں جواب دیں گے :

صحیح بخاری (2 879) اور مسلم (2 204) میں ابن عمر سے روایت آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے ۔

اور مسلم (2 204) میں اسماء بنت ابی بکر سے روایت آتی ہے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی : اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور چیچک کی وجہ سے اسکی بال جھڑ گئے ہیں کیا بال جوڑدوں ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا :

«لعن اللہ الواصلة والمستوصلة»

''بال جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر اللہ کی لعنت فرمائی ہے ۔''

اور ایک روایت میں ہے : میں نے اپنی بیٹی کی شادی کردی ہے اسکے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اگر میں اسے بال جوڑدوں تو اسکے شوہر کو بھا لگے گا ۔ اے اللہ کے رسول ! (ﷺ) مے اسے روک دیا ۔

اور مسلم (2 205) میں حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت آئی ہے کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے حج کے سال منبر پر سنا وہ غلام کے ہاتھ سے بالوں کا ایک چوٹلا پکڑے کہہ رہے تھے اے مدینے والو! تمھا رے علماء کہاں ہیں ؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ جیسی چیز سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمارہے تھے جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے یہ چیزیں بنالیں تو وہ ہلاک ہوگئے ۔

تو ثابت ہوا کہ بالوں کو جوڑنا مطلقاً حرام ہے اور مصنوعی بال رکھنا بھی حرام ہے اسی الشیخ نے الصحیحہ (34 6 برقم : 1008) میں کہا ہے : ''معاویہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس عورت نے اپنے بالوں میں غیر بال داخل کئے تو اس نے جھوٹ داخل کیا ۔ 0 (احمد)

جب یہ حکم ہے اس عورت کا جو اپنے بالوں میں غیر بال داخل کرتی ہے او اس عورت کا کیا حکم ہوگا جو اپنے سر پر مستعار بالوں کی ٹوپی رکھتی ہے جیسے آجکل (باروکہ) کہتے ہیں اور اسکے بعد اس شخص کا کیا حکم ہوگا جو بعض مذاہب کی تقلید کرتے ہوئے مطلق یا مقید اس کی اباحت کا فتوی دیتا ہے اور اسے احادیث صحیحہ کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں ۔

اور ھیئۃ کبار العلماء (2 852) میں ہے : ''باروکہ : (یعنی مصنوعی بال) حرام ہے -اور یہ وصل میں داخل ہیں اگر وصل نہ بھی ہو تو یہ عورت کے بالوں کو اصل سے زیادہ لمبا ظاہر کرتے ہیں تو یہ وصل کے مشابہ ہوا اور نبی ﷺ نے جوڑنے اور جوڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے ۔

لیکن اگر عورت کے سر پر سرے سے بال ہی نہ ہوں اور وہ گنجی ہو تو مصنوعی بالوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ عیب چھپانہ ہے اور عیوب کا ازالہ جائز ہے ۔

میں کہتا ہوں : ازالہ عیوب ک تب جائز ہو کہ نہی نہ ہو اور صحیح احادیث میں اس سے مطلقاً نہی ثابت ہے جیسے کہ ابھی اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث گزری ۔ تو استثناء کا کوئی اعتبار نہ س کیونکہ یہ امر نبی ﷺ کے خلاف ہے اور رسو ل اللہ ﷺ نے اپنی امت پر ہمارے علماء سے زیادہ شفیق ہیں انہوں نے مباح نہیں فرمایا بلکہ جوڑنے سے مطلقاً نہی فرمائی ہے ، توان مقتیوں کو کیا لگا ہے جو جواز کا فتووی دیتے ہیں ۔ یہ فتوی، فتوی دینے والے پر ہی رد کیا جا ئے گا ۔

امام النووی شرح مسلم) 2 204) میں کہتے ہیں : یہ احادیث بالوں کے جوڑنے کی حرمت میں اور مطلق جوڑوانے والیوں پر لعنت کرنے میں صریح ہیں ۔ یہی ظاہر اور افضل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے یہ تفصیل می ہے کہ اگر اپنے بالوں میں انسانی بال جوڑے ہیں تو بلا خلاف حرام ہیں خواہ وہ مرد کے بال ہوں یا عورت کے ۔ خواہ وہ محرم کے یا خاوند کے یا کسی اور کے بال ہوں احادیث کے عموم کی وجہ سے اور اسلئے بھی کہ انسانی اجزاء سے بوجہ کرامت کے فائدہ اٹھانا حرام ہے بلکہ اسکے بال وناخن اور دیگر اجزاء دفن کئے جائیں ۔

اور اگر غیر انسانی جوڑے ہیں تو اگر وہ مردار یا کسی ایسے جانور کے ہو، جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور زندہ حالت میں اس سے اتارلئے گئے ہوں تو وہ پلید ہیں اور حدیث کی وجہ سے حرام ہیں اور اس لئے بھی کہ یہ نماز میں قصداً نجاست اٹھانا ہے ۔ اور ان دونوں انواع میں شادی شدہ غیر شادی شدہ مرد وعورت برابر ہیں ۔

اگر بال غیر انسانی اور پاک ہوں اواس عورت کے لئے حرام ہے جسکا خاوند یا مالک نہ ہو۔ اور اگر خاوند یا مالک ہو تو تین وجہیں ہیں :

اول وجہ : ظاہر احادیث کی وجہ سے حرام ہیں ۔

دوسری وجہ : حرام نہیں ، اورانکے نزدیک زیادہ صحیح یہ ہے کہ اگر خاوند یا مالک کی اجازت سے کرتی ہے تو کوئی حرج نہیں ورنہ حرام ہے ۔

میں کہتا ہوں : پہلی وجہ صحیح ہے کیونکہ ان احادیث میں کوئی تفصیل نہیں اور اسکی ساتھ ہم جابر کی حدیث اس باب میں ذکر کرتے ہیں ۔

پھر کہا ہے : قاضی عیاض کہتے ہیں : اس مسئلے میں علماء نے اختلاف کیا ہے ، مالک ، طبری اور اکثر اس طرف گئے ہیں کہ جوڑنا کسی بھی چیز سے ممنوع اور جوڑنے میں بال ، اون ، کپڑا سب برابر ہیں ۔ انہوں نے حجت بنایا ہے جابر کی حدیث کو جسے مسلم نے ذکر کیا ہے کہ : ''نبی ﷺ نے عورت کا کسی بھی چیز کو جوڑنے سے ڈانٹا ہے''

اور لیث بن سعد کہتے ہیں : نہی بالوں کے ساتھ خاص ہے ، اون ، کپڑا وغیرہ جوڑنے میں کوئی حرج نہیں ۔ اور بعض نے کہا ہے : یہ سب جائز ہیں ۔

قاضی نے کہا ہے : ریشمی رنگ برنگے دھاگے وغیرہ جو بالوں کے مشابے نہ ہو منع نہیں ہیں ۔ یہ وصل نہیں اور نہ ہی یہ وصل کے مقصد کے معنی میں ہیں یہ تو حسن ہیں یہ تو حسن وجمال کے لئے ہیں اسے مرقاۃ(8 295) میں نقل کیا گیا ہے اور برقرار رکھا گیا ہے ۔

اور مغنی(1 107) میں ہے : بالوں کے علاوہ کوئی چیز اس قدر کہ بالوں کو باندھا جاسکے میں کوئی حرج نہیں ۔ کیونکہ اسکی ضرورت پڑتی ہی اور اس سے بچنا ممکن نہیں ۔

پھر کہا ہے : ظاہر یہ ہے کہ بالوں کو بالوں کے ساتھ جوڑنا حرام ہے کیونکہ یہ تدلیس ہے اور استعمال ایسی چیز کا ہے جسکے پاک یا پلید ہونے کا پتہ نہیں چلتا اور اسکے علاوہ حرام نہیں کیونکہ یہ معانی معدوم ہیں اور اسمیں مصلحت کا حصول ہے اور عورت کا اپنے کا شوہر کیلئے بغیر کسی نقصان کے اپنے آپکو حسین بنانا ہے ۔

اور ظاہر میرے نزدیک وہی ہے جو محمد بن صالح العثیمین نے فرائد الفوائد ص (215) ذکر کیا ہے :

''فائدہ : اصحاب ذکر کرتے ہیں کہ عورت کا بالوں کو غیر بالوں کے ساتھ جوڑنے میں حرج نہیں لیکن یہ محل نظر ہے کیونکہ نبی ﷺ کا قول ہے : ((لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ)) میں عموم ہے ہے اور اسکی تخصیص بلا دلیل ہے ۔ اور اس عموم کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو مسلم نے (2 205) میں کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم فعل الوصلۃ ''میں جابر سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے عورت کو بالوں کے ساتھ کچھ بھی جوڑنے سے منع فرمایا ہے ۔''

قتادہ کہتے ہیں : انکی مراد وہ کپڑے کی کترن تھی جو عورتیں اکثر بالوں میں لگاتیں تھیں ۔ اور کہتے ہیں کہ ایک آدمی عصا لے کے آیا جس کر سرے پر کپڑے کی کترن تھی تو معاویہ نے فرمایا : ''خبر دار یہ زور ہے'' ۔

اور یہ وصل کی مطلق تحریم امام احمد کی دو میں سے ایک روایت ہے ۔ آداب الشرعیہ (3 355) میں کہا ہے : ''فرامل (یعنی چوٹیوں) میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ مروزی کہتے ہیں : میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا اس عورت کے بارے میں جو اپنے سر میں چوٹی باندھتی ہے تو اسے مکروہ سمجھا ، انہیں کہا کہ معمر عورت اگر چوٹی باندھے او؟ ۔ اسکے لئے بھی رخصت نہیں ۔

القرامل : وہ عورتیں اون وغیرہ کی بنی بالوں میں باندھتی ہیں ۔

اور امام ابوداود نے اپنی سنن (2 22) ذکر کیا ہے ''ابوداود کہتے ہیں : امام احمد کہا کرتے تھے کہ چوٹیوں میں کوئی حرج نہیں'' ۔

تو یہ امام احمد کی دوسری روایت ہے ۔ مراجعہ عون المبعود(4 128)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص432

محدث فتویٰ